Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۹۴۳م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۹ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۲۶ تبوک ۱۳۵۳ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریمؐ کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو اور کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی

آپؐ نے دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس و مشہود ہے

(۱) "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہیں کہ کیسے روحانی اور جسمانی طور پر انہوں نے عذابِ الیم سے چھوڑایا اور گناہ کی زندگی سے ان کو نکالا کہ عالم ہی پلٹ دیا۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(۲) "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو اور کسی نبی کو نہیں ہوئی۔ آپؐ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب دنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور عملی اور اعتقادی طور پر دنیا ضلالت میں پڑی ہوئی تھی۔ عرب کے لوگ جو بلاواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب تھے ان کی یہ حالت تھی کہ بدیوں میں غرق ہوئے ہوئے تھے اور اخلاقِ فاضلہ کا نام تک نہیں جانتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں آپؐ نے ایک عظیم الشان تبدیلی ان کی زندگی میں کر دکھائی اور تمام بدیوں سے جن میں وہ مبتلا تھے ان کو نجات دی۔ بدی کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر آپؐ نے ان کو تہذیب کے اعلیٰ معراج پہ پہنچایا اور دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس و مشہود ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ صفحہ ۶۷)

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت تیار کی وہ صدق و اخلاص میں ایسی وفادار تھی کہ اس نے بھیڑ بکری کی طرح سر کٹوا دئیے اس سے بڑھ کر حیرت انگیز تبدیلی کیا ہوگی۔ وہ جو ہر قسم کے عیبوں اور معاصی میں مصروف رہنے والی قوم تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے نیچے آئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ مخلصانہ پیوند کیا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ ہی سے محبت کرتے تھے۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اِن ایام میں بہت ہی عجز اور انکسار کیساتھ دعائیں کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مومن بغیر تلخیوں کے اپنے کمال کو نہیں پہنچتا مگر خدا تعالیٰ نے جہاں یہ کہا ہے کہ مومن تلخیوں کے بغیر روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا وہاں اس نے ہمیں یہ دعا مانگنے کے لئے بھی کہا ہے کہ ایسی تلخیاں ہم پر وارد نہ ہوں جو ہماری حدِ برداشت سے باہر ہوں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ تم یہ دعا کیا کرو رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ پس بے شک یہ صحیح ہے کہ تلخیوں کے بغیر مومن اپنے ایمان میں کامل نہیں ہو سکتا مگر جس خدا نے یہ کہا ہے اُسی خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ تم یہ دعائیں کیا کرو کہ الٰہی ہم پر ایسی تلخیاں نہ آئیں جو ہماری طاقتِ برداشت سے باہر ہوں۔ پس ان ایام میں بہت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ دعائیں کرو اور اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی کے ساتھ جاؤ اور ہمیشہ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی شخص ان ایام میں بھی نماز باجماعت پڑھنے میں سستی کرتا ہے تو یہ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ آجکل تو وہ دن ہیں کہ ہر شخص کے لئے موقع ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے ولی اللہ بن جائے۔ یوں تو ولایت کا دروازہ ہمیشہ ہی کھلا ہوتا ہے مگر تلخیوں کے اوقات میں ولایت کا دروازہ زیادہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھو آرام کے وقت ماں بغیر کسی قسم کے خدشہ کے دور چلی جاتی ہے۔ کبھی ماں باپ یورپ میں اپنے بچوں کو تعلیم وغیرہ کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ آرام کے دنوں میں حج کے لئے چلے جاتے ہیں مگر جب وقت بچہ تکلیف میں مبتلا ہو تو ماں اس کے سرہانے سے نہیں اٹھتی یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہے جب کوئی بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اس کے پاس آبیٹھتا ہے۔ پس درحقیقت وہی موقع اللہ تعالیٰ کے وصال کا ہوتا ہے۔ جو لوگ ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور جب خدا ان کے قریب آجاتا

(باقی صفحہ [illegible] پر)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۵۳ھش

حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات

خدائی جماعتیں جس روحانی مقصد اور مشن کو لیکر کھڑی ہوتی ہیں وہ بالآخر اس میں ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مقصد اور مشن میں کامیاب نہ ہوں۔ ان کے بہرحال کامیاب ہونے کا خدا تعالیٰ پہلے ہی فیصلہ کر چھوڑتا ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (المجادلہ آیت ۲۲)

ترجمہ:- اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

لیکن جہاں خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ غلبۂ حق کا مشن اپنے جن بندوں کے سپرد کرتا ہے اُنہیں بالآخر اُس مشن میں کامیاب کر کے رہتا ہے وہاں اُس کی یہ بھی سُنّت ہے کہ وہ آخری اور فیصلہ کُن کامیابی سے قبل کے درمیانی زمانہ میں اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت انہیں ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے۔ ان میں سے بعض ابتلاء اتنے مہیب ہوتے ہیں کہ یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ خدائی جماعتوں کا اپنے مشن میں کامیاب ہونا تو کجا کہیں نعوذ باللہ ان کی ہستی ہی کالعدم نہ ہو جائے۔ جب ایسے صبر آزما حالات رُونما ہوتے ہیں تو ان کے مخالف خوشیاں مناتے ہیں اور اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے ہوئے اُن کی تباہی کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے ایسے مخدوش حالات رُونما ہونے پر بھی ہراساں نہیں ہوتے۔ وہ اس بات پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ابتلائی حالت عارضی ہے۔ وہ صبر سے کام لیتے اور دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کی دُعائیں قبول ہو کر دلوں کو حق کی طرف پھیر کر رکھ دیتی ہیں۔

کوئی ایک مامور اور اس کے ذریعہ قائم ہونیوالی کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں گزری جسے ایسے ہولناک ابتلاؤں میں سے نہ گزرنا پڑا ہو اور پھر دعاؤں کے ذریعہ وہ ان ابتلاؤں میں سے سُرخرو ہو کر نہ نکلی ہو، گزشتہ انبیاء میں سے بعض کی ایسے آڑے وقت کی دعائیں مختلف مذاہب کی کتابوں میں آج تک محفوظ ہیں۔ ان دُعاؤں سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہیں کیسے کیسے مہیب ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑا اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اُنہیں اور اُن کے سلسلہ کو گرتے اور نابود ہوتے ہوتے یکدم اپنی قدرت کا قوی ہاتھ بڑھا کر تھام لیا اور پھر انہیں ان کے مشن میں کامیاب کر کے دکھایا۔ مثال کے طور پر ایسے ہی مہیب اور ہولناک ابتلاء کے وقت ہم حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک انتہائی پُر درد و پُر سوز دُعا یہاں درج کرتے ہیں۔ انہوں نے کمال درجہ تضرّع اور زاری کے ساتھ خُدا کی جناب میں عرض کیا:-

"اے خدا! مجھ کو بچا لے کیونکہ پانی میری جان تک آپہنچا ہے، مَیں گہری دلدل میں دھنسا جاتا ہوں جہاں کھڑا نہیں رہا جاتا۔ مَیں چلّاتے چلّاتے تھک گیا، میرا گلا سُوکھ گیا اور میری آنکھیں اپنے خدا کے انتظار میں پتھرا گئیں۔ وہ جو بے سبب مجھ سے عداوت رکھتے ہیں شمار میں میرے سر کے بالوں سے زیادہ ہیں۔ میری ہلاکت کے خواہاں اور ناحق دشمن زبردست ہیں۔ اے خداوند ربّ الافواج وہ جو تیری آس رکھنے والے ہیں میرے سبب سے شرمندہ نہ ہوں۔ وہ جو تجھ کو ڈھونڈتے ہیں وہ میرے لئے ندامت نہ اُٹھائیں۔ ڈے پھاٹک پر بیٹھے ہوئے میری بابت بکتے ہیں اور نشے باز میرے بارہ میں گیت گاتے ہیں۔ تُو میری *ملامت کشی اور میری رسوائی اور میری بے حرمتی سے آگاہ ہے۔ مَیں نے تاکا کہ کیا کوئی میرا ہمدرد ہے، کوئی نہیں۔" (دیکھو زبور ۶۹)

بے بسی اور بے کسی کے عالم کی یہ متضرعانہ دُعائیں بالآخر جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کو علم و حکمت، دانائی اور فرمانروائی عطاء ہوئی اور اُنہیں فضیلت بخشی گئی۔ الغرض خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر انتہائی مہیب ابتلاء لانے کے باوجود اُنہیں اپنے مشن میں کامیاب کر کے رہتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ضرور ہے کہ خدائے تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خدا تعالیٰ سچّوں اور کچّوں اور ثابت قدموں اور بُزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے

عشقِ اوّل سرکش و خونی بود ✦ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلّت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کر کے ان کو دکھاتا ہے، یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّ و جلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچّے اور وفادار عاشقوں کو ذلّت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیرِ ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھاوے۔ یہی سُنّت اللہ ہے جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے ... ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزّتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربّانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدّت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدّت و سختی سے نازل ہوتی ہے اور ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکّے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سُست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار ان پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اُسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمّت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزّت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۱ تا ۱۴ مرقومہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل ..... احادیث نبوی کی رو سے

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۷)

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو خدا کی رضا کی جنت کی وارث بناتی ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب کے جہنم سے دور رکھتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الحَوْلِ اِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ العَرْشِ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ عَلَى الحُوْرِ العِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔ (البیہقی)

جنت شروع سال سے آخر سال تک رمضان یا رمضان کی تمام ایسی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے زینت کرتی ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے موٹی آنکھوں والی حوروں پر ایک ہوا چلتی ہے اور وہ کہتی ہیں اے ہمارے رب تو اپنے بندوں میں سے ہمیں خاوند عطا فرما تا اُن کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے سبب ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

گویا رمضان المبارک کا ایک روزہ روزہ دار کو جنت کی حوروں (حور مقصورات فی الخیام) کا وارث بنا دیتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (ترمذی)

جو شخص اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا روزہ بھی رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے مابین فاصلے کے برابر خندق بنا دیتا ہے یعنی روزہ دار اور جہنم کے درمیان ایک بہت بڑی روک اور عظیم پردہ حائل کر دیا جاتا ہے۔

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ

مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔

جو شخص محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اسے ایک کوے کی ساری عمر کی اڑان کے برابر فاصلہ جہنم سے دور رکھتا ہے۔ کہتے ہیں ایک کوے کی عمر ایک ہزار برس ہوتی ہے اگر ایک کوا ہزار برس اڑتا ہے تو جتنا فاصلہ وہ طے کریگا اس کے برابر ایک روزہ دار اور جہنم کے درمیان دوری ڈال دی جائیگی

(۸)

روزہ ایک بے مثل عبادت ہے کوئی دوسری عبادت اس کے برابر نہیں ہوسکتی اس عبادت کے دوران اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ اس کی رضا کی خاطر اپنی پسندیدہ چیزوں۔ کھانے پینے اور شہوانی جذبات سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو ایک طرح اللہ تعالےٰ کا مظہر بنا لیتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو امامہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا امر بتائیے جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ مجھے نفع دے فرمایا تم روزہ کو لازم پکڑو اس عبادت کی کوئی نظیر نہیں (النسائی)

ظاہر ہے کہ اس بے مثل عبادت کا ترک کرنا بھی کوئی معمولی گناہ نہیں۔ الا دانستہ ایک روزہ بھی ترک کرنا انسان کو ابدی جہنم کا وارث بنا دیتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ۔

(ترمذی ابوداؤد)

جو شخص بغیر کسی جائز عذر اور مرض کے جان بوجھ کر کوئی ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے تو وہ چاہے بعد میں زندگی بھر روزے رکھے اس کا کفارہ نہیں ہو سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہہ کے پیش نظر ہر مومن کو چاہیئے کہ وہ رمضان المبارک کے روزے سوائے عذر صحیح اور مرض کے ضرور رکھے تا وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی مول لیکر اپنے لئے ابدی جہنم نہ خریدے

(۹)

رمضان المبارک میں روزہ کی عبادت کی یہ بھاری فضیلت ہے کہ اس کے بجا لانے والے کو ہی اپنی رضا اور خوشنودی کی بشارت سے نہیں نوازا بلکہ اس کا روزہ افطار کرانے والے کو بھی بڑے عظیم اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ (البیہقی)

جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے یا کسی غازی کو جنگ پر شامل ہونے کے لئے ضروری سامان مہیا کر کے مدد دیتا ہے اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جو اصل روزہ دار یا غازی کو ملے گا۔

ترمذی کی روایت ہے

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ

جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کراتا ہے اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کئے بغیر حاصل ہوگا

ایک روایت ہے:۔

مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (البیہقی)

رمضان المبارک میں جو شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اس کا یہ فعل اس کے گناہوں کی بخشش کا موجب اور آگ سے اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے اسے روزہ دار کے ثواب کی مانند ثواب بھی ملے گا درآنحالیکہ خود روزہ دار کے اجر میں کوئی بھی کمی واقع نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے سب کو تو روزہ دار کا روزہ افطار کرانے کی توفیق نہیں ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ یہ ثواب ہر اس شخص کو دیتا ہے جو نیک نیتی اور خلوص سے کسی روزہ دار کا روزہ دودھ یا پانی کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور سے ہی افطار کرا دیتا ہے لیکن ایسا شخص جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلاتا ہے اسے اللہ تعالےٰ میرے حوض سے ایسا گھونٹ پانی کا پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ رہے گا۔

گویا جہاں رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے سے باہمی اخوت محبت اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا اور باہمی تعلقات خوشگوار ہوتے ہیں وہاں یہ فعل انسان کو روزہ دار کے اجر و ثواب کے برابر اجر و ثواب کا مستحق بناتا اور اسے جنت کا وارث بناتا ہے جہاں اسے پیاس کی تکلیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا ارشاد خداوندی ہے اِنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا جنت میں تجھے پیاس کی تکلیف محسوس نہیں ہوگی

پس روزہ کی عبادت سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے انسان نہ صرف خود رمضان المبارک کے روزے رکھے بلکہ حسب توفیق دوسرے روزہ داروں کے روزے بھی افطار کرائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰)

ایک روزہ دار کو روزہ کی وجہ سے سارا دن پیاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پانی اس کے پاس موجود ہوتا ہے مگر وہ حکماً پیتا نہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ فعل ایسا پسندیدہ اور بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ صرف روزہ داروں کیلئے مخصوص کر دیا اور اس کا نام ریان بتایا ریان کے معنے ہیں سیراب۔ گویا اس نام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مومن بندہ کو بشارت دی کہ تو نے میری رضا کی خاطر دنیا میں ہر سال میں ایک مہینہ (یعنی رمضان المبارک) صبح سے شام تک پیاس برداشت کی ہے میں تیری اس نیکی کے بدلہ میں تجھے ایسی جنت میں داخل کروں گا جہاں نہ صرف تو پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ بلکہ تو ہمیشہ سیراب رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ
الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ
الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ
غَيْرُهُمْ - يُقَالُ أَيْنَ
الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ
غَيْرُهُمْ فَإِذَا
دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ
يَدْخُلْ مِنْهُ
أَحَدٌ

(متفق علیہ)

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے روز اس دروازہ سے صرف روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ اس پکار کے جواب میں روزہ دار اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے جب وہ داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اس کے بعد اس دروازے سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔

یہ ایک عظیم بشارت ہے جو ایک مومن روزہ دار کو دی گئی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں روزہ کی عبادت کو اس کی شرائط کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی خاطر خلوص نیت سے بجا لائے اگر ایسا نہیں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق

كَمْ مِنْ صَائِمٍ
لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
إِلَّا الظَّمَاءُ

(دارمی)

کا مصداق ہوگا۔ یعنی اسے سوائے پیاسے رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۱۱)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو قبولیت دعا کے لحاظ سے خاص امتیاز حاصل ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عشرہ میں ایک رات ایسی آتی ہے

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا
فَقَدْ حُرِمَ

جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر و برکت سے محروم ہے وہ بدقسمت ہے اسی طرح فرماتے ہیں۔

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهِ (متفق علیہ)

جو شخص اس رات ایمان اور ثواب کی نیت سے نوافل کی عبادت بجا لاتا ہے اور کھڑے ہو کر اپنی مغفرت کیلئے دعائیں مانگتا ہے۔ اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اس مبارک رات کی برکات سے پوری طرح مستفید ہونے کیلئے خدا تعالیٰ نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے اس عبادت کے دوران ایک مومن اپنے تمام دنیوی علائق سے کنارہ کش ہو کر مسجد میں جا بیٹھتا ہے اور دن رات حسب توفیق اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہتا ہے اور شب بیداری کے ذریعہ اس رات کو پا لینے کی کوشش کرتا ہے پس جو شخص اس رات کے فضائل اور برکات سے وافر حصہ لینا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ آخری عشرہ میں عبادت کیلئے کمر ہمت باندھ لے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ کے متعلق احادیث میں یہ وارد ہے کہ جب یہ عشرہ آتا تو آپ اپنے تہہ بند کو مضبوط باندھ لیتے خود بھی راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے (متفق علیہ)

(۱۲)

ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک کے آغاز سے ایک دن قبل یعنی ماہ شعبان کے آخری روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ میں رمضان المبارک کے فضائل و برکات پر روشنی ڈالی ہے آپ نے اس ماہ کو عظیم اور مبارک قرار دیا ہے۔

اور فرماتے ہیں۔

جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ
فَرِيضَةً وَّقِيَامَ
لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ
فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ
الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى
فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ
وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً
فِيهِ كَانَ مَنْ أَدَّى
سَبْعِينَ فَرِيضَةً
فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ
شَهْرُ الصَّبْرِ وَ
الصَّبْرُ ثَوَابُهُ
الْجَنَّةُ وَشَهْرُ
الْمُوَاسَاتِ وَشَهْرٌ
يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
.... شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ
وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ
وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ
وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ
مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ
لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ
النَّارِ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس کی راتوں کو کھڑا ہونے یعنی تہجد ادا کرنے کی بطور نفل تلقین فرمائی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی خاطر اس ماہ میں نیکی کی کوئی خصلت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوسرے مہینوں میں بجا لائے گئے فرض کے برابر ثواب عطا کرے گا اور جو شخص اس ماہ میں کوئی فرض بجا لائے گا اسے دوسرے مہینوں میں کئے گئے فرض نیکی سے ستر گنا ثواب دیا جائے گا یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کی جزاء جنت ہے پھر یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اس میں بندوں کے رزق میں (حسی و معنوی دونوں لحاظ سے) اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ نور رحمت ہے۔ درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزاد کرانے کا موجب ہے۔ جو شخص اس ماہ میں اپنے ملازمین اور غلاموں کے کام میں تخفیف یعنی کمی کر دے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کے سامان کرے گا۔ اور اسی کو جہنم کی آگ سے نجات دے گا

پس یہ خطبہ مبارکہ ہر مومن فرد کیلئے ایک عظیم الشان بشارت ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایات کے ماتحت اس ماہ کو گذارے اور اسی طرح اس سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جو شخص اس ماہ میں بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتا اور اپنی خواہشات نفسانیہ کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو غضب الٰہی سے محفوظ رہنے اور اس کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

تحریک جدید کے ذمہ کام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ مندرجہ الفضل ۴-فتح ۱۳۴۹ھش / ۴ دسمبر ۱۹۶۹ء میں فرمایا۔

"تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں یہ کام بڑا ہی مشکل ہے اس میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی بھی"۔

پھر فرمایا۔ "قربانی آپ نے دینی ہے آسمان سے فرشتوں نے آکر یہ کام نہیں کرنا"۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیں اور اسلام کی جڑیں مضبوط کرتے ہوئے اپنے مولا کریم کے وارث بنیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:۔
۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبانِ مال اور سیکرٹری صاحبانِ وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۹۷

مَیں نعیم احمد طیب ولد چوہدری محمد صدیق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تدریس عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۱۷/- لیون ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ نعیم احمد طیب ربوہ حال سیرالیون۔ گواہ شد:۔ صادق محمد پوسٹ بکس ۱۲۶ بو۔ سیرالیون۔ گواہ شد:۔ انور حسین احمدیہ سیکنڈری سکول بو۔ سیرالیون۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۸

مَیں مصطفیٰ بن علی کواسی ڈفورا ولد مسٹر علی کواسی فنتیا سکا پیشہ نرسنگ عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹیچی مان غانا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۵ سڈیز ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ مصطفیٰ بن علی کواسی ڈفورا ابن مسٹر علی کواسی فنتیا سکا۔ ٹیچی مان غانا۔ گواہ شد:۔ موسیٰ ڈنکر پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ٹیچی مان۔ غانا۔ گواہ شد:۔ ایم۔ اے۔ آر تبسم۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ٹیچی مان۔ غانا۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۹

مَیں موسیٰ ڈنکر ولد یاؤ ڈنکر پیشہ مشنری عمر ۳۲ سال بیعت مئی ۱۹۶۱ء ساکن ٹیچی مان غانا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۷۴ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۲/۵۶ سڈیز ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ موسیٰ ڈنکر احمدیہ مشن پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ٹیچی مان۔ غانا۔ گواہ شد:۔ میر عبدالرشید تبسم B.A پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ٹیچی مان غانا۔ گواہ شد:۔ اسحاق کے انوری۔ ریجنل سیکرٹری۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۵ ٹیچی مان غانا B.A

درخواستِ دُعا

محترم الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔
احباب کرام رمضان المبارک کے ایام میں انہیں خاص طور پر یاد رکھیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے۔

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشاں

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات و فیوض کے ساتھ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء سے شروع ہوچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں ربّ کریم نے ہمّت اور طاقت دے رکھی ہے۔ وہ ایک مرتبہ پھر اپنے آقا و مولیٰ کی رضاء کے حصول کیلئے حکمِ خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک ماہ کی برکتوں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشادِ الٰہی کے تحت ان دنوں کی گنتی دُوسرے دنوں میں پورا کرلیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو وہ ان ایام میں بطور فدیہ الصیام ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمتِ درویشاں کے ذریعہ مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام جلد بھجوادیں۔ تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت بروقت تقسیم کرسکے۔
(ناظر خدمت درویشاں)

خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جو ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو منعقد ہورہا تھا، اب اِس سال منعقد نہیں ہوگا۔ قائدین مجالس یہ امر نوٹ فرمالیں اور خدام بھائیوں کو اِس سے آگاہ فرمادیں۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہِ رمضان اور چندہ تحریک جدید

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ و خیرات اور ماہ رمضان کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اِس لئے اِس مہینہ میں تحریک جدید کے چندہ سے سبکدوش ہوجانا دوہرے ثواب کا موجب ہوگا۔ اِس لئے جن دوستوں کے ذمّے تحریک جدید کا چندہ باقی ہے وہ اسی کی اسی بابرکت ماہ میں ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان گمشدگی رسید بکس

صدر انجمن احمدیہ کی ۴ عدد رسید بکس مستعملہ $\frac{۸۹۸۸}{۱ تا ۴}$، $\frac{۹۰۷۹}{۱ تا ۹۰۱}$، $\frac{۸۰۳۲}{۱ تا ۷}$، $\frac{۸۹۷۱}{کوری}$ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لاہور سے گم ہوگئی ہیں۔
بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بکس پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہوجائے۔ تو نظارت بیت المال آمد کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ اور بروقت بھجوانا مجالس انصار اللہ کا اہم فرض ہے۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں پہلے مُسلم گرلز سیکنڈری سکول کا اجراء

خُدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے جماعتِ احمدیہ کو مجلس نصرت جہاں کے زیرِ انتظام سیرالیون میں TOMBODA کے مقام پر مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مُلک بھر میں پہلے مسلم گرلز سیکنڈری سکول کے اجراء کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ ثمّ الحمد للہ۔

سیرالیون سے مبلّغِ اسلام مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیرؔ نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک سادہ اور پُروقار تقریب کے ساتھ اس سکول کا اجراء عمل میں آیا۔ اس تقریب میں چیفڈم کے سپیکر کے علاوہ متعدد نواحی چیفس اور سینکڑوں مقامی باشندوں نے شرکت کی۔ سینئر انسپکٹر آف سکولز MR. M.C.S. KHALIL نے سکول کا پہلا دروازہ کھول کر VISITORS BOOK پر دستخط کئے۔

اِس تقریب کے موقع پر انسپکٹر آف سکولز کے علاوہ مقامی زعماء اور مبلّغ انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون نے تقاریر کیں۔

یاد رہے کہ مُلک بھر میں لڑکیوں کے لئے علیحدہ تعلیم کی غرض سے یہ پہلا مُسلم سیکنڈری سکول ہے۔ قبل ازیں لڑکوں کے لئے پہلا مسلم سیکنڈری سکول تحریک جدید کے زیرِ انتظام ۱۹۶۰ء میں BO کے مقام پر جاری کیا گیا تھا اور پہلا مسلم پرائمری سکول ۱۹۳۹ء میں روکوپر میں جاری ہوُا تھا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں اِن اداروں کے مفید اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرسلہ:- سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کو ۲۳ اور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچّے کی ولادت لاہور میں ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد ذبیح تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے بہت بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج رُوبہ صحت ہیں۔ ٹانگ پر ورم تو نہیں مگر زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ آپ ہنوز ہسپتال میں ہیں۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میرے خسر محترم حشمت اللہ خان صاحب آف قادیان جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے بوجہ پیرانہ سالی حد درجہ نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(حافظ مبین الحق شمس۔ ربوہ)

(۳) برادرم عبدالوہاب صاحب ایم۔اے کی محکمانہ ترقی زیرِ غور ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

اِن ایّام میں بہت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ دُعائیں کرو

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہے۔ تو جس طرح پنجابی میں جپھا مارنا کہتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو جپھا مار لیتے ہیں اور اس کے دامن کو ایسا مضبوطی سے پکڑتے ہیں کہ پھر اسے مرتے دم تک نہیں چھوڑتے آجکل کے ایّام بھی ایسے ہی ہیں۔ آج بھی مشکلات کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ تمہارے قریب آرہا ہے۔ پس وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے کھینچ لو اور اسے کہو کہ اب تو تُو مل گیا ہے اب ہم تجھے کبھی جانے نہیں دیں گے"!

(اخبار الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

سپاسِ تعزیت اور درخواستِ دُعا

میرے برادر اکبر مکرم عباس بن عبدالقادر صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج سکھر ۲ ستمبر ۱۹۷۴ء کو بعمر ۵۵ سال خیرپور میں وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بذریعہ تار تعزیت فرمائی نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد اور احبابِ جماعت نے بکثرت خطوط کے ذریعے اور کراچی اور حیدرآباد کے بہت سے احباب نے گھر پر تشریف لا کر والد محترم پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے آف بھاگلپور اور سب بھائیوں کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔ یہ امر ہمارے لئے ازحد ڈھارس کا موجب ہوُا ہے۔ مَیں محترم والد صاحب اور اپنے سب برادران اور خود اپنی طرف سے جملہ احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دین و دُنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ برادرم عباس مرحوم کی بلندیٔ درجات اور ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں نیز مرحوم کے چھ بچّوں کے لئے اِن ایّام میں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو اور انہیں اپنے فضلِ خاص کے ماتحت پروان چڑھائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(ڈاکٹر) عقیل بن عبدالقادر معالج امراضِ چشم
نزد سول ہسپتال، حیدرآباد۔ سندھ

ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں بیرون از ربوہ کے کسی احمدی بھائی یا بہن کو مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)